ازعدالت عظمیٰ

انکم ٹیکس کے کمشنر، بمبئی سٹی

8 اکتوبر

1953

بنام

سینچری سپننگ اینڈ مینیفا کچرنگ کمپنی لمیٹڈ

سینچری سپننگ اینڈ مینیفا کچرنگ کمپنی لمیٹڈ۔

بنام

انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی سٹی۔

[پتنجلی شاستری چیف جسٹس، ایس۔ آر۔ داس، ویوین بوس، غلام حسن اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

کاروباری منافع ٹیکس ایکٹ (XXI بابت 1947)، شڈول II، مالیاتی گوشوارہ 2 اور 3۔کمپنی کے سرمائے کا تعین۔ذخائر کو شامل کرنا۔جمع شدہ منافع کو بچت قرار دیے بغیر اگلے سال تک لے جایا جانا۔آیا بچت ہے۔بھارتیہ کمپنیز ایکٹ (VI بابت 1913)، ذیلی دفعہ 131-الف، 132، شڈول-I، ٹیبل اے، رجسٹریشن 99-

فرسودگی اور ٹیکس کی فراہمی کے تابع، اور، ان مدوں کے ادائیگی کے بعد 1945 کے مالی سال کے لیے ایک کمپنی کے گوشوارے میں 9044677 روپے کا منافع دکھایا گیا۔

508637 روپے کے بقایا کو اگلے سال کی گوشوارے میں یکم جنوری 1946 کو بغیر ریزرو بنائے یا اعلان کیے لے جایا گیا۔ 28 فروری 1946 کو ڈائریکٹرز نے اسے ڈیویڈنڈ کے طور پر ہونے کا اعلان کیا، 3 اپریل کو اسے ڈیویڈنڈ کے طور پر تقسیم کرنے کی قرارداد منظور کی گئی، اور کچھ دن بعد اسے دراصل ڈیویڈنڈ کے طور پر تقسیم کیا گیا:

یہ کہا گیا، کہ 508637 روپے کی مذکورہ رقم کو کبھی بھی بچت کے طور پر مختص یا اعلان نہیں کیا گیا تھا، لیکن دوسری طرف، 28 فروری اور 3 اپریل کو ڈیویڈنڈ کے طور پر تقسیم کرنے کے لیے مختص کیا گیا تھا اور حقیقت میں اس طرح تقسیم کیا گیا تھا، اسے بچت متصور نہیں کیا جا سکتا اور شڈول II کے مالیاتی قوانین 2 اور 3 کاروباری منافع ٹیکس ایکٹ، 1947، کے تحت یکم اپریل 1946 کو شروع ہونے والی قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت کے لیے کمپنی کے سرمائے کا تعین کرنے میں ادا شدہ سرمائے میں شامل کیا جا سکتا ہے

یہ بھی کہا گیا کہ یکم جنوری سے یکم اپریل 1946 تک کمپنی کے منافع کو بھی بچت کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 157 اور 158 بابت 1952۔

انکم ٹیکس حوالہ نمبر 27 بابت 1950 کے اس کے بنیادی دائرہ اختیار میں بمبئی کی بااختیار عدالت عالیہ (چاگلا چیف جسٹس اور جسٹس ٹنڈولکر) کے 29 مارچ 1951 کے فیصلے اور حکم نامہ پر اپیلیں۔

انکم ٹیکس کمشنر کے لیے: جی این جوشی۔

سینچری اسپننگ اینڈ منوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ کے لیے: آر۔ جے۔ کولاہ۔

8اکتوبر1953 کوعدالت کا فیصلہ جسٹس غلام حسن کے ذریعے سُنایا گیا

جسٹس غلام حسن ۔ یہ دومنسلک اپیلیں، ایک کمشنر انکم ٹیکس بمبئی کی طرف سے، اور دوسری سنچری اسپننگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ کی طرف سے، انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل، بمبئی کے ذریعے دیے گئے حوالہ پر بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہیں۔

ٹریبونل کی طرف سے حوالہ کردہ قانون کے دوسوالات مندرجہ ذیل تھے:

(1) آیا 5,08637 روپے کی رقم کاروباری منافع ٹیکس ایکٹ کے گوشوارہ II کے قواعد کے قواعد 2(1) کے معنی میں یکم اپریل 1946 کو ٹیکس دہندہ کمپنی کے بچت کا ایک حصہ ہے، اور

(2) آیا یکم جنوری سے یکم اپریل 1946 تک ٹیکس دہندہ کمپنی کے منافع کو یکم اپریل 1946 کو مذکورہ محفوظات میں شامل کیا جانا چاہیے۔

عدالت عالیہ نے پہلے سوال کا جواب ہاں میں اور دوسرے کا منفی میں دیا۔

31 دسمبر 1945 کو ختم ہونے والے منافع کے سلسلے میں، ٹیکس دہندہ کا حسابی سال، شمسی سال ہے اور قابل وصول حسابی مدت 1 اپریل 1946 سے 31 دسمبر 1946 تک ہے۔ فرسودگی اور ٹیکس کی توضیعات کے تابع منافع اور نقصان کے کھاتے کے مطابق منافع 90,44,677 روپے تھا۔ ان کے توضیعات بنانے کے بعد گوشوارے میں 508637 بچت کی رقم لے جایا گیا۔

 ٹیکس دہندہ کی جانب سے انکم ٹیکس افسر کے سامنے دو تنازعات اٹھائے گئے، پہلا یہ کہ آیا مذکورہ رقم کو کاروباری منافع ٹیکس ایکٹ کے شڈول II کے قواعد کے اصول 2(1) کے معنی میں "بچت" کہا جا سکتا ہے اور کیا اسے یکم اپریل 1946 کو سرمائے کا تعین کرتے وقت اس کے بچت میں شامل کیا جانا چاہیے؛ دوسرا یہ کہ یکم جنوری 1946 اور یکم اپریل 1946 کے درمیان تین ماہ کے لیے ٹیکس دہندہ کے منافع کو بھی مذکورہ بچت میں شامل کیا جانا چاہیے۔ انکم ٹیکس افسر نے اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ "ایک" بچت" کسی مخصوص یا عام مقصد کے لیے الگ کیے گئے منافع کی نمائندگی کرتا ہے اور اس لیے جو منافع اس طرح الگ نہیں کیے گئے ہیں انہیں سرمائے میں شامل کرنے کے مقصد کے لیے بچت کا حصہ نہیں سمجھا جا سکتا۔" اس حکم کی تصدیق اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کی اپیل پر کی گئی تھی لیکن انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے اسے مسترد کر دیا تھا۔ اس کے بعد ٹریبونل نے ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت

عدالت عالیہ کے حوالے کے لیے مذکورہ بالا دوسوالات وضع کیے، جنہیں کاروباری منافع ٹیکس ایکٹ 1947 کی دفعہ 19 کے ساتھ پڑھا گیا۔ جیسا کہ پہلے ہی کہا گیا ہے کہ عدالت عالیہ نے پہلے سوال کا فیصلہ ٹیکس دہندہ کے حق میں اور دوسرے کا محکمہ کے حق میں کیا۔ اس لیے دونوں اپیلیں۔

کاروباری منافع ٹیکس ایکٹ (نمبر۔ XXI بابت 1947) 11 اپریل 1947 کو نافذ ہوا، جس نے اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کی جگہ لی جسے 30 مارچ 1946 کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ یہ ایکٹ، جیسا کہ مشہور ہے، کہ جنگ کے عروج کے سالوں کے دوران کاروبار کرنے والی کمپنیوں کے بڑے منافع کا اندازہ لگانے کے لیے بنایا گیا تھا۔ اسے موجودہ ایکٹ کی شکل میں ایک سال کے بعد بحال کیا گیا، حالانکہ ایک ترمیم شدہ شکل میں۔ سیکشن 4 جو کہ چارجنگ سیکشن ہے، جہاں تک یہ ہمارے مقاصد کے لیے یہ مواد ہے، کسی بھی" قابل وصول حسابِ مدت" کے دوران" قابل ٹیکس منافع" کی رقم پر محصول لگانے کی اجازت دیتا ہے، ایک ایسا ٹیکس جسے" کاروباری منافع ٹیکس" کہا جاتا ہے جو سولہ اور دو تہائی فیصد قابل ٹیکس منافع کے برابر ہوگا۔" قابل ٹیکس منافع سے مراد وہ رقم ہے جس کے ذریعے قابل وصول حسابِ مدت کے دوران منافع اس مدت کے سلسلے میں تخفیف سے تجاوز کرتا ہے [سیکشن 2 (17)]۔" سیکشن 2 (1) کے مطابق تخفیف کا مطلب، 31 مارچ 1947 کو یا اس سے پہلے ختم ہونے والی کسی بھی قابل وصول حسابِ مدت کے سلسلے میں، ایک ایسی رقم جو۔

" (الف) کسی کمپنی کے معاملے میں، جسے سیکشن 9 کے مقاصد کے لیے ایک کمپنی متصور نہیں کیا جاتا ہے، گوشوارہ II کے مطابق شمار کی گئی مذکورہ مدت کے پہلے دن کمپنی کے سرمائے کا چھ فیصد یا ایک لاکھ روپے، جو بھی زیادہ ہو۔۔۔۔۔۔ وہی تناسب جو مذکورہ مدت، ایک سال کی مدت کے لیے ہوتا ہے۔

" کسی بھی کاروبار سے تعلق میں دفعہ 2 (2) کے مطابق حسابِ مدت سے مُراد، کوئی بھی مدت جو بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے مقاصد کے لیے اس کاروبار کے لیے پچھلے سال کے طور پر مقرر ہے یا مقرر کی گئی ہو۔ آخر میں" واجب الادا حسابِ مدت" کی تعریف سیکشن 2 (4) میں درج ذیل ہے:۔

" (الف) کوئی حسابِ مدت جو مکمل طور پر اپریل 1946 کے پہلے دن سے شروع ہونے والی شرائط کے اندر آتی ہے اور مارچ کے اکتیسویں دن ختم ہوتی ہے؛

(ب) جہاں کوئی حسابِ مدت جزوی طور پر اور جزوی طور پر اس کے بغیر مذکورہ مدت میں آتی ہے، اس حسابِ مدت کا

ایسا حصہ جو مذکورہ مدت کے اندر آتا ہے:".

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تخفیف کی تعریف یہ بتاتی ہے کہ کسی کمپنی کا عام منافع اس کے سرمائے پر چھ فیصد ہے۔اور جہاں منافع اس رقم سے زیادہ ہوتا ہے، یہ کاروباری منافع ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار بن جاتا ہے۔گوشوارہ II کاروبار کے موافق ٹیکس کے مقاصد کے لیے کمپنی کے سرمائے کی گنتی کے لیے قاعدہ بیان کرتا ہے اور گوشوارہ کا قاعدہ 2(1) جو تسلیم شدہ طور پر موجودہ معاملے پر لاگو ہوتا ہے یہ بتاتا ہے کہ" جہاں کمپنی وہ ہے جس پر گوشوارہ I کا قاعدہ 3 لاگو ہوتا ہے، اس کا سرمایہ اس کے اداشدہ حصص کے سرمائے اور اس کے بچت کی رقم کا مجموعہ ہوگا جہاں تک کہ انہیں بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے مقاصد کے لیے کمپنی کے منافع کی گنتی کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔۔۔۔

پہلے سوال پر غور کرنے کے لیے نکتہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا ٹیکس دہندہ 508637 روپے کی رقم کو بطور بچت استعمال کا حقدار ہے اور تخفیف کا حساب کے مقاصد کے لیے اسے اس کے اداشدہ حصص کے سرمائے میں شامل کرنا۔ٹیکس دہندہ کے پاس اصول کا فائدہ اٹھانے سے پہلے، دو بنیادی خصوصیات موجود ہونی چاہئیں، یعنی یہ کہ اس رقم کو انکم ٹیکس ایکٹ کے مقاصد کے لیے کمپنی کے منافع کو جمع کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے تھی اور یہ کہ یہ ایک بچت ہونا چاہیے جیسا کہ اصول کے مطابق ہے۔اس بات کی تردید نہیں کی گئی ہے کہ اس کی اجازت نہیں دی گئی ہے اور اس لیے واحد سوال یہ ہے کہ کیا اسے اصول کے معنی میں بچت کے طور پر مانا جاسکتا ہے۔گوشوارے سے پتہ چلتا ہے کہ کمپنی نے فرسودگی اور ٹیکس کی فراہمی کے تابع، شمسی سال 1945 میں 9044677 روپے کا منافع کمایا۔ان مدوں کے حساب کے بعد 508637 روپے کی بچت گوشوارے میں یکم جنوری 1946 کو منافع اور نقصان کے کھاتے میں لے جایا گیا۔28 فروری 1946 کو ڈائریکٹروں نے سفارش کی کہ مذکورہ رقم کو درج ذیل طریقے سے مختص کیا جانا چاہیے۔

حتمی ڈیویڈنٹ کی ادائیگی 18 روپے فی حصص کے حساب سے (پورے سال کے لیے 28 روپے فی حصص) انکم ٹیکس سے پاک 49242600۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بچت اگلے سال کے کھاتے میں لے جانے کیلئے.................. 1621168۔

اس سفارش کو شیئر ہولڈرز نے 3 اپریل 1946 کو اپنے اجلاس میں اس سلسلے میں منظور کردہ قرارداد کے ذریعے قبول کیا تھا۔ڈیویڈنڈ 15 اپریل 1946 کو ادا کیا جانا تھا، اور اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اسے اصل

میں تقسیم کیا گیا تھا۔حقائق یہ ہے اوراب،سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا زیر بحث رقم کو" بچت" کہا جا سکتا ہے۔

ایکٹ میں" بچت" کی اصطلاح کی وضاحت نہیں کی گئی ہے اورہمیں عام قدرتی معنی کا سہارا لینا چاہیے جیسا کہ عام بول چال میں سمجھا جاتا ہے۔لفظ" بچت" کے لغتی معنی یہ ہیں:۔

"(الف) مستقبل کے استعمال یا عیش کے لیے رکھنا؛ کچھ وقت یا موقع کے لیے ذخیرہ کرنا؛ایک ہی وقت میں استعمال کرنے یا لطف اٹھانے سے گریز کرنا۔

''(ب) پیچھے رکھنا یا بعد میں کسی وقت یا جگہ یا ضرورت کے لیے رکھنا۔

6.کسی مقصد کے لیے یا کسی مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے الگ رکھنا؛کسی مقصد کے لیے رکھنا۔

11.مخصوص مقاصد کے لیے برقرار رکھنا یا محفوظ کرنا۔" (آکسفورڈ ڈکشنری،جلد۔VIII،صفحہ۔513).

ویبسٹرز نیو انٹرنیشنل ڈکشنری،سیکنڈ ایڈیشن،صفحہ 2118 میں،" بچت" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:۔

"1.مستقبل یا خصوصی استعمال کے لیے محفوظ رکھنا؛ذخیرہ میں رکھنا؛اپنے لیے بچا کر رکھنا۔

2.پیچھے رکھنا؛مستقبل کے وقت یا جگہ کیلئے بچا کے رکھنا یا برقرار رکھنا۔

3.محفوظ کرنے کے لیے۔"

متدعویہ رقم کی اصل نوعیت اور علامت کیا ہے،اس کا تعین معاملے کے مواد کے حوالے سے کیا جانا چاہیے اور جب یہ ذہن میں رکھا جائے تو اس کے بعد یکم اپریل 1946 کو،جو کہ اہم تاریخ ہے، 508637 روپے کی رقم کو " بچت" نہیں کہا جا سکتا تھا،کیونکہ کسی کے پاس بھی اس کی جگہ یا منزل کہاں ہے اس تاریخ پر مطلوبہ اختیار حاصل نہیں تھے۔دوسری طرف، 28 فروری 1946 کو،ڈائریکٹروں نے اسے تقسیم کے لیے واضح طور پر ڈیویڈنڈ کے طور پر نشان زد کیا اور اسے بچت ماننے کا انتخاب نہیں کیا۔نہ ہی کمپنی نے 3 اپریل 1946 کو اپنے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ یہ ایک بچت ہے۔یہ یکم اپریل کو غیر منقسم منافع کے ایک بڑے حصے کے طور پر رہا جو تقسیم کے لیے دستیاب تھا اور یہ" بچت" کے طور پر نشان زد نہیں تھا۔یکم جنوری 1946 کو،رقم کو صرف منافع اور نقصان کے کھاتے سے اگلے سال کیلئے لایا گیا تھا اور اس تاریخ کو کسی نے بھی اختیار کے ساتھ اس سے بچت نہیں بنایا یا اعلان نہیں کیا تھا۔بچت ایک عام بچت یا ایک مخصوص بچت ہو سکتی ہے،لیکن یہ ظاہر کرنے کے لیے ایک واضح اشارہ ہونا چاہیے کہ آیا یہ ایک یا دوسری قسم کا بچت تھی۔یہ حقیقت کہ اس نے یکم جنوری 1946 کو غیر منقسم منافع کا ایک بڑا حصہ تشکیل دیا،خود بخود اسے بچت نہیں بنا سکتا۔یکم اپریل 1946 کو،جو کہ قابل وصول حسابِ مدت کا نفاذ ہے،ڈائریکٹرز کی طرف سے محض ایک

سفارش کی گئی تھی کہ زیر بحث رقم کو منافع کے طور پر تقسیم کیا جانا چاہیے۔ یہ بڑے دور کی بات ہے کہ ڈائریکٹرز نے زیر بحث رقم کو بچت تشکیل دیا تھا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے اسے تقسیم کاری کے لیے ڈیویڈنڈ کے طور پر نشان زد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ 3 اپریل 1946 کو شیئر ہولڈرز کی قرارداد کے ذریعے، اس رقم کو کچھ ہی دیر بعد ڈیویڈنٹ کے طور پر تقسیم کر دیا گیا۔ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ اصل صورتحال کے بارے میں غلط فہمی میں تھی، کیونکہ انہوں نے مشاہدہ کیا: "یہ ڈائریکٹروں کے لیے اختیار تھا کہ وہ 508537 روپے بطور ڈیویڈ اینڈ رقم تقسیم کریں۔۔انہوں نے ایسا کرنے کا انتخاب نہیں کیا اور اس رقم کو واپس رکھ دیا ہے۔ لہذا، اس رقم کو واپس رکھ کر انہوں نے اسے ایک بچت بنا دیا۔ بچت اس معنی میں جس میں اسے قاعدہ 2 میں استعمال کیا گیا ہے، اس کا مطلب صرف کسی کمپنی کی طرف سے کمائے گئے منافع سے ہوسکتا ہے اور اسے حصص یافتگان میں منافع کے طور پر تقسیم نہیں کیا جاتا بلکہ ڈائریکٹرز کی طرف سے کسی بھی مقصد کے لیے واپس رکھا جاتا ہے جس کے لیے اسے مستقبل کیلئے رکھا جا سکتا ہے۔ لہذا بچت کو اس کے سادہ قدرتی معنی دیتے ہوئے، یہ واضح ہے کہ 508537 روپے کی رقم کو کمپنی کے ذریعہ بچت کے طور پر رکھا گیا تھا اور اسے منافع کے طور پر تقسیم نہیں کیا گیا تھا اور ٹیکس کے تابع تھا۔ لہذا، اس نے قاعدہ 2 کی تمام ضروریات کو پورا کیا۔ ڈائریکٹرز کے پاس رقم کو ڈیویڈنڈ کے طور پر تقسیم کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ وہ صرف سفارش کر سکتے تھے، جیسا کہ درحقیقت انہوں نے کیا، اور یہ کمپنی کے حصص یافتگان پر منحصر تھا کہ وہ اس سفارش کو قبول کریں جس صورت میں صرف تقسیم ہوسکتی ہے۔ سفارش کو قبول کر لی گئی اور ڈیویڈنٹ اصل میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس لیے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ رقم واپس رکھی گئی تھی۔ اس رقم کی نوعیت جو کمپنی کے غیر منقسم منافع سے زیادہ کچھ نہیں تھی، جو غیر متزلزل رہی۔ اس طرح غیر استعمال شدہ اور نہ ہی خاص تاریخ پر کسی بھی مقصد کے لیے خاص طور پر الگ رکھا گیا، سے گوشوارہ II، قاعدہ 2 (1) کے معنی میں ذخائر نہیں تھے۔ بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 131 (الف) اور 132 کا حوالہ دیا گیا تھا۔ سیکشن 131 (الف) ڈائریکٹرز کو پابند کرتا ہے کہ وہ ہر گوشوارہ کے ساتھ کمپنی کی حالت اور وہ رقم، اگر کوئی ہو، جسے وہ منافع کے طور پر ادا کرنے کی سفارش کرتے ہیں اور وہ رقم، اگر کوئی ہو، جسے وہ ریزرو فنڈ، جنرل ریزرو یا ریزرو اکاؤنٹ میں لے جانے کی تجویز کرتے ہیں، کے حوالے سے ایک رپورٹ منسلک کریں۔ مؤخر الذکر سیکشن گوشورے کے مندرجات سے مراد ہے جو گوشوارہ III میں ایف کے نشان والے فارم میں تیار کیا جانا ہے۔ اس فارم میں بچت کا ایک علیحدہ ہڈ ہوتا ہے۔ گوشوارہ اول، ٹیبل الف کا ضابطہ 99 یہ بتاتا ہے کہ " ڈائریکٹرز، کمپنی کے منافع میں سے الگ رکھے گئے کسی بھی منافع کی سفارش کرنے سے پہلے ایسی رقوم جو وہ ریزرو یا ذخائر کے طور پر مناسب سمجھتے ہیں، جو ڈائریکٹرز

کی صوابدید پر، ہنگامی صورتحال کو پورا کرنے، یا منافع کو برابر کرنے، یا کسی دوسرے مقصد کے لیے لاگو ہوں گی جس پر کمپنی کے منافع کو مناسب طریقے سے لاگو کیا جا سکے۔" ریگولیشن تجویز کرتا ہے کہ کمپنی کے منافع میں سے کوئی بھی رقم جسے ریزرو یا ریزرو کے طور پر بنایا جانا ہے، ڈائریکٹرز کے کسی بھی منافع کی سفارش کرنے سے پہلے الگ رکھی جانی چاہیے۔اس معاملے میں ڈائریکٹرز نے ڈیویڈنڈ کی سفارش کرتے ہوئے اس رقم کے کسی بھی حصے کو ریزرو یا ریزرو کے طور پر الگ رکھنے کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی۔ درحقیقت انہوں نے معاملے کے اس پہلو پر کبھی اپنا ذہن نہیں لگایا۔منافع کو ظاہر کرنے کے طور پر ٹیکس دہندہ کی تیار کردہ گوشوارہ بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کے توضیعات کے مطابق تیار کی گئی تھی۔توضیعات اس نتیجے کی بھی حمایت کرتی ہیں کہ گوشوارہ میں دکھائے گئے ریزرو کی اصل نوعیت کیا ہے۔

ہماری رائے ہے کہ بمبئی عدالت عالیہ کا نظریہ غلط ہے اور اسے کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔اخراجات کے ساتھ انکم ٹیکس کمشنر کو اپیل کی اجازت ہے۔

جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے، کمپنی کے قابل وکیل، مسٹر کولاہ نے صاف طور پر تسلیم کیا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے مقدمے کے اس حصے پر لیا گیا نظریہ پر چیلنج نہیں کیا جا سکتا ہے اور درست ہے۔

عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ یکم جنوری 1946 سے یکم اپریل 1946 تک کے تین ماہ کے منافع ایسے ذخائر نہیں تھے جو گوشوارہ II کے قواعد 2 کے اطلاق کو راغب کریں۔اس نتیجے پر ہم متفق ہیں۔اس لیے ٹیکس دہندہ کی اپیل کو حرجانے کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل نمبر 157 کی اجازت دی گئی۔

اپیل نمبر 158 مسترد کر دی گئی۔

کمشنر انکم ٹیکس کا ایجنٹ: جی۔ایچ۔راجادھیکش۔

کمپنی کا ایجنٹ: آئی۔این۔شراف۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 13:00
I attest to the accuracy and integrity of this document